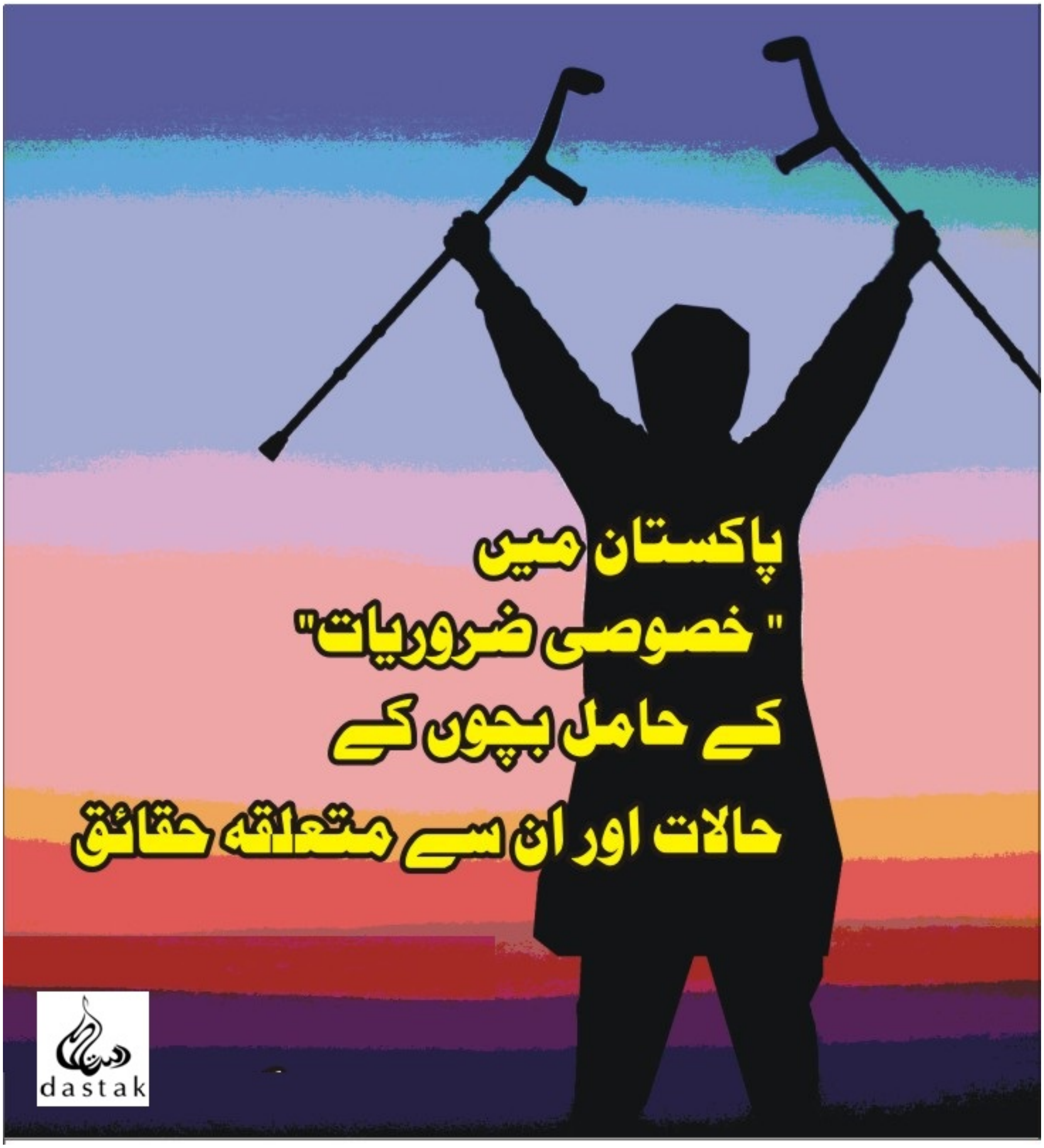
پاکستان میں
" خصوصی ضروریات"
کے حامل بچوں کے
حالات اور ان سے متعلقہ حقائق
dastak

دنیا بھر کے دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی خصوصی افراد اور خاص طور پر خصوصی بچوں کے حالات نہایت توجہ طلب ہیں۔ حکومت کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری تنظیمیں اور نجی ادارے اپنے اپنے طور پر مصروف عمل ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کی خصوصی ضروریات کو احسن طریقے سے پورا کیا جا سکے۔ کچھ مزید کوششوں سے ان افراد کے حالات کو کہیں بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

کچھ تلخ حقائق:

- دنیا بھر میں پیدا ہونے والے نوزائیدہ بچوں میں سے 10% بچے خصوصی ضروریات کے ساتھ جنم لیتے ہیں (اقوام متحدہ)
- خصوصی ضروریات کے حامل بچے زیادتی کرنے والوں کا نسبتاً آسان شکار ہوتے ہیں (یونیسیف)
- 1998 کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں تقریباً تیس لاکھ افراد خصوصی ضروریات کے طالب ہیں۔
- ترقی پذیر ممالک (بشمول پاکستان) میں خصوصی ضروریات کے حامل صرف 2% بچے ہی سکول جا پاتے ہیں۔ (اقوام متحدہ)
- ان ضروریات کے حامل شیر خوار بچوں کی شرح اموات دیگر بچوں کے مقابلے میں 5% فیصد زیادہ ہے (ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن)۔

خصوصی ضروریات کے حامل افراد کے لیے اقوام متحدہ کا کنونشن

25دسمبر 2008 کو پاکستان نے اقوامِ متحدہ کے (خصوصی ضروریات کے حامل افراد) کے حقوق کے کنونشن پر دستخط کردیے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت پاکستان اس دستخط شدہ کنونشن کی توثیق کرے تاکہ اس کی اشتقاق کو قابل عمل بنوایا جاسکے۔

کنونشن کے بنیادی نقاط:

- خصوصی ضروریات کے حامل افراد کو نہ صرف دیگر افراد کے ساتھ برابری کا درجہ دیا جائے بلکہ کسی بھی حوالے سے انہیں الگ یا کمتر نہ سمجھا جائے۔ ان کے حقوق ومفادات کا مکمل تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ عورتوں اور بچیوں کے ساتھ بہت فرق برتاؤ کیا جاتا ہے، حکومتوں کو چاہیے کہ وہ ان کے مکمل انسانی حقوق وآزادی کے حصول کو یقینی بنائیں۔
- معاشرے اور متعلقہ خاندانوں میں ان افراد کے حقوق کا شعور پیدا کرنے نیز خصوصی ضروریات سے متعلق آگاہی دینے کے لیے بھی حکومتیں اقدامات کریں۔
- عمارات، سڑکیں، ٹرانسپورٹ کا نظام، تعلیمی ادارے اور دیگر تمام جگہوں کی تعمیر کے وقت ان افراد کی ضروریات اور سہولتوں کا خاص خیال رکھا جائے۔ رسل ورسائل کے تمام ذرائع مثلاً برقی رابطوں و ایمرجنسی سروسز تک رسائی کو بھی ان کے لیے ممکن بنایا جائے۔
- خصوصی ضروریات کے حامل افراد کو بھی دوسرے تمام انسانوں کی طرح بھرپور زندگی گزارنے کا حق ہے۔ ان افراد کو برابر کا قانونی حق ہونا چاہیے اور عدالتیں کسی بھی تعصب کے بغیر فیصلے سنائیں۔
- کسی بھی انتہائی صورت حال مثلاً جنگ، سیلاب اور زلزلے میں ایسے افراد کے انخلا اور تحفظ کو یقینی بنانا ہر حکومت کی ذمہ داری ہے۔
- ان کی کسی بھی کمزوری یا مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں تشدد یا زیادتی کا نشانہ نہیں بنایا جاسکتا۔
- خصوصی ضروریات کے حامل ہر فرد کی عزت نفس کو تحفظ حاصل ہو۔
- ان میں سے ہر فرد کو کہیں بھی آنے جانے کی مکمل آزادی حاصل ہونی چاہیے نیز انہیں کوئی بھی قومیت اختیار کرنے اور کہیں بھی رہائش پذیر ہونے کا حق ہے۔
- خصوصی ضروریات کے حامل افراد کو اپنی زندگی کا بوجھ خود اٹھانے کے لیے کوشش کرنے اور اپنے رہائشی علاقے کے لوگوں سے گھلنے ملنے کا پورا حق ہے۔ نیز انہیں اپنی صلاحیتوں کے مطابق اکیلے گھومنے پھرنے کا حق بھی حاصل ہے۔

- خصوصی ضروریات کے حامل افراد کو آزادی رائے اور معلومات تک رسائی کا حق حاصل ہے ۔
- حکومتیں ان افراد کی آبادکاری یا دوبارہ آبادکاری کے عمل کو سہل بنائیں اور اس تمام عمل میں ان کی رائے کی اہمیت کو نظرانداز نہ کیا جائے۔
- کسی بھی اضافی ضرورت کی وجہ سے ان کے نوکری حاصل کرنے کے حق کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ اس عمل میں رکاوٹ ڈالنے کی بجائے انکی خصوصی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں تمام دوسرے افراد کی طرح ہی کام کرنے کے مواقع فراہم کیئے جائیں۔
- انہیں عوامی اور سیاسی زندگی میں حصہ لینے کا برابر کا حق حاصل ہو۔ انہیں معیاری زندگی گذارنے کا حق اور معاشرتی تحفظ حاصل ہو۔
- خصوصی ضروریات کے حامل تمام افراد کو تفریحی اور تہذیبی زندگی اور کھیلوں میں حصہ لینے کا حق ہو۔
- پاکستان کے آئین کے مطابق معاشرے کے قابل دسترس افراد کے حقوق اور مفادات کا تحفظ ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

خصوصی افراد کو علیحدگی سے برابری تک کا سفر طے کروانے میں اے جی ایچ ایس چائلڈ رائٹس یونٹ کا ساتھ دیجیے !

اس شعبے سے متعلقہ ماہرین کی رائے لینے کے بعد چائلڈ رائٹس یونٹ نے جو نتائج اخذ کیئے وہ درج ذیل ہیں۔

- پاکستان میں اجتماعی طور پر معاشرتی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔
- ریاست کو حقائق سے آگاہی دیتے رہنے کی ضرورت ہے ۔
- ان افراد کی عزت نفس کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دینا ضروری ہے ۔
- خصوصی بچوں کے لیے الگ اداروں کے بڑے پیمانے پر قیام کو عمل میں لایا جائے اور پھر درست وقت کا تعین کرنے اور ان کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کے بعد انہیں دوسرے بچوں کے ساتھ عام سکولوں میں لایا جانا چاہیے ۔

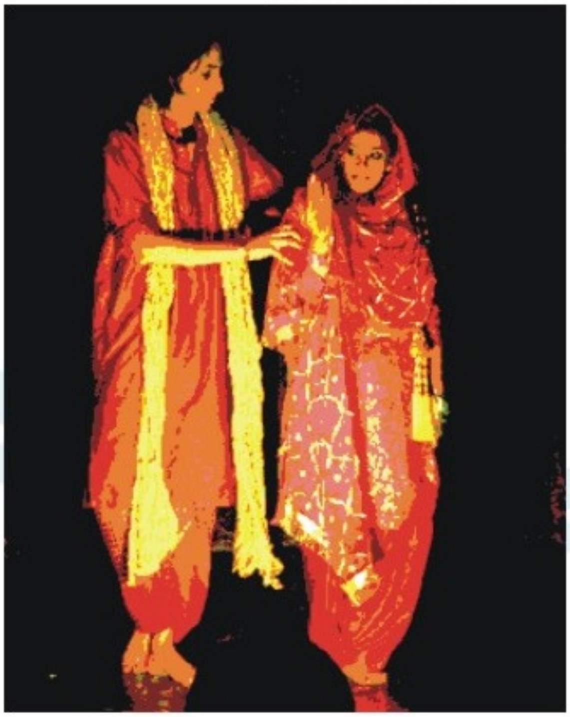

- ان بچوں کو تعلیم دینے کے لیے اساتذہ کے لئے خصوصی تربیتوں کا اہتمام کیاجائے ۔
- دینی درسگاہوں میں بھی قاری اورمولانا حضرات کو ان بچوں کی مخصوص ضروریات اور طریقہ تعلیم سے آگاہ کیا جائے ۔
- اس حوالے سے میڈیا کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے ۔
- زندگی کے بنیادی دھارے میں ان بچوں کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے ۔
- مخصوص افراد کے لیئے ترقی یافتہ ممالک کے طریقہ تعلیم کوضروری تبدیلیوں کے بعد اپنے ہاں رائج کیا جائے۔

- نئی عمارتوں کی تعمیر کے وقت ان افراد کی ضروریات کو بھی مدِنظر رکھا جائے۔ نیز آمدورفت اور رسل و رسائل کے تمام ذرائع تک ان کی پہنچ ہونی چاہیے۔
- خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لیے بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی تعلیم کی اہمیت اور اسکی یقینی فراہمی کے لیے نئے اداروں کے قیام کو بھی ممکن بنوایا جائے۔